احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعہ 31 دسمبر 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر:213029

C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

جمعہ 31 دسمبر 2004ء 18 ذیقعد 1425 ہجری 31 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 295

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے جیسے ایک حدیث بخاری میں وارد ہے (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔ انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے، اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض، دوسرے نوافل، فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ، پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

ایک فرائض ہوتے ہیں، دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو، نوافل سے پوری ہو جاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔

انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے۔ کیونکہ اس نے مروت کی ہے۔

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے۔

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں، یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 437)

گھر میں نماز گاہ

حضرت عتبان بن مالکؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ میری بینائی کمزور ہے میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارش ہوتی ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان وادی پانی سے بھر جاتی ہے اور میں مسجد تک نہیں جا سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں اور وہاں نماز پڑھائیں جسے ہم نماز گاہ بنا لیں۔ چنانچہ رسول اللہؐ ایک دن سورج بلند ہونے کے بعد تشریف لائے اور دو رکعات باجماعت نماز پڑھائی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب المساجد فی البیوت حدیث نمبر:407)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15/دسمبر 2004ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم اسحاق عثمان صاحب

مکرم اسحاق عثمان صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 11/دسمبر 2004ء کو لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم مکرم نعیم عثمان صاحب کے والد اور مکرم رفیق حیات صاحب (امیر جماعت یوکے) کے پھوپھا تھے۔ انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ گجراتی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا چنانچہ قرآن کریم کے علاوہ اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض دیگر کتب کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد مختار احمد سرگانہ صاحب

مکرم محمد مختار احمد سرگانہ صاحب (آف باگڑ سرگانہ ضلع خانیوال) 27`28/جولائی 2004ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم ایک نہایت مخلص احمدی کارکن تھے۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ مختلف حیثیتوں سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے رہے۔ زیرک، معاملہ فہم اور اپنے علاقہ میں اچھا اثر و رسوخ رکھنے والے ہمدرد انسان تھے۔

مکرم صوبیدار عبدالرحیم صاحب

مکرم صوبیدار عبدالرحیم صاحب آف داتا ضلع مانسہرہ 20/اکتوبر 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت حاجی احمد جی صاحب کے پوتے تھے۔ 1983ء سے 1994ء تک جماعت داتا کے صدر رہے۔ 1974ء میں جب بیت الذکر کو آگ لگائی گئی تو ان کے گھر کو بھی

مشعل راہ

ہمارے وقت کا پیمانہ ہمارے اپنے اعمال ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 9 جنوری 1987ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

ہمارے وقت کا پیمانہ ہمارے اپنے اعمال ہیں۔ جتنا ہم تیز رفتاری کے ساتھ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کررہے ہیں یا زمانے کو بدل رہے ہیں یا زمانے پر اثر انداز ہو رہے ہیں اتنی تیزی سے ہمارا وقت گھوم رہا ہے۔اس پہلو سے اگر آپ غور کریں تو پتہ چلے گا کہ ہم میں سے ایک بڑی بھاری تعداد ایسی ہے جو وقت کا ایک بہت بڑا حصہ ان معنوں میں ضائع کر دیتی ہے کہ وقت وہ قدر بنتی ہی نہیں جس کا قرآن کریم نے نقشہ کھینچا ہے۔آگے بڑھنے والا وقت وہی وقت ہے جو تبدیلیوں سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے ایک لمحہ کا کروڑواں در کروڑواں حصہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی شکل کی تبدیلیاں نہ ہو رہی ہوں۔اس لئے کچھ تبدیلیاں تو بہر حال ہمارے اندر ہوں گی کیونکہ قدرت نے ہمیں مجبور کیا ہوا ہے ہم اپنے وقت کے جواب دہ ہیں۔ فقنا عذاب النار کی دعا کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے وقت کے جواب دہ ہیں۔ہمیں یہ بات سمجھ آ گئی ہے جس وقت کے ہم جواب دہ ہیں وہ وہ وقت ہے جس کا ہماری ذات کی تبدیلیوں سے تعلق ہے یعنی جو تبدیلیاں ہم خود کر رہے ہیں اپنے اندر یا اپنے ماحول اور گردوپیش میں جو تبدیلیاں کر رہے ہیں ان کا نام وقت ہے۔اگر ہم فعال نہ رہیں تو ہمارا وقت اس حد تک ضائع ہو گیا جب وقت چلا ہی نہیں اس لئے بعض لوگ بظاہر ساٹھ ستر بلکہ سو سال زندہ رہتے ہیں۔لیکن ان کا عملی وقت اگر آپ قرآن کریم کی تعریف کی رو سے دیکھیں تو اس میں سے بہت سارا حصہ خلاء ہے وقت ہے ہی نہیں۔عمر کو اگر اعمال کے پیمانے میں ناپا جائے تو بہت ہی تھوڑا وقت ملے گا جس میں انسان زندہ رہا ہے۔ جو مادہ پرست قومیں ہیں ان میں نسبتاً زیادہ وقت کی قدر ہے۔لیکن ان کا رخ باطل کی طرف ہو گیا ہے اس لئے وہ اس پہلو سے جواب دہ ہوں گی۔لیکن میں اس وقت یہ بات نہیں کر رہا، میں جو بات سمجھانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم اپنے بہت سارے وقت کو وقت سمجھ رہے ہیں جو وقت نہیں ہے۔ چنانچہ کسی نے یہ خوب لکھا تھا کہ وقت گھڑی کی سوئی کی حرکت سے یا سیکنڈ کی ٹک ٹک سے نہیں بلکہ دل کی دھڑکن سے ناپا جاتا ہے چنانچہ جتنا زیادہ ہیجان پیدا ہوتا ہے اسی قدر تیز رفتاری سے وقت گزرتا ہے۔

غرض اس پہلو سے جب آپ قرآن کریم کی سورۃ قدر پر غور کریں تو وقت کا مضمون ایک اور شان سے سامنے آتا ہے۔اور لیلۃ القدر سے ایک مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راتیں ہیں۔جن کی آپ قدر کرتے تھے اور ان کا صحیح مصرف کرتے تھے اور یہ وہ راتیں تھیں جن کو اللہ تعالیٰ قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات بھی بظاہر اتنے ہی وقت میں گزری ہے جتنے وقت میں اس زمانے میں اس جگہ کے بسنے والے لوگوں کی رات تھی مگر فرمایا اس رات میں اور اس رات میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات تھی ایک اور تیس ہزار کی نسبت ہے۔آپ وقت کا ایک ایک لمحہ استعمال فرما رہے تھے اس لئے آپ کی راتوں کی قدر خدا کے نزدیک بڑھ گئی۔

اس پہلو سے جب میں نے اس مضمون پر غور کیا تو خدا تعالیٰ نے مجھے بہت سے اور مضامین بھی سمجھائے اور حیرت انگیز طور پر اس مضمون کا عمر دنیا سے تعلق دکھائی دیا۔مگر بہر حال ہم جس کے غلام ہیں اس کے وقت کا پیمانہ ہمیں بتا دیا گیا اور ہمیں متوجہ کیا گیا کہ تم بھی اپنے وقت کو بھرنے کی کوشش کرو۔ تمہارے جتنے لمحے بھرپور ہوتے چلے جائیں گے اتنا تیز رفتاری سے تمہارا وقت گزرے گا اور تمہارے غیروں کے مقابل پر تمہارے وقت کی قیمت خدا کے نزدیک اسی پیمانے کے مطابق جانچی جانی چاہئے۔ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت دوسرے کے وقت سے ایک اور تیس ہزار کی نسبت رکھتا تھا تو آپؐ کے غلاموں کا وقت بھی دوسرے انبیاء کے غلاموں سے مقابلۃً اتنا ہی زیادہ کارآمد اور مصروف ہونا چاہئے۔حرکت کے لحاظ سے بھی اور معنوں کے لحاظ سے بھی۔

.... پس دوست یاد رکھیں کہ احمدیت کے حق میں انقلاب تو بہت بڑا آنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس انقلاب کے لئے چنا ہے۔مگر انقلاب تب آئے گا جب آپ کا وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے گا یعنی اس عظیم آقاؐ کے وقت کے پیچھے آپ کا وقت غلاموں کی طرح قدم بہ قدم پیروی کرے گا تب دنیا میں یہ انقلاب ضرور آئے گا۔ پھر آپ کو اس کا اتنا بھرپور پھل ملے گا کہ واقعۃً جس طرح کہتے ہیں سنبھالا نہیں جاتا اس طرح کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ آپ کے وقت کو مثمر بثمرات حسنہ فرمائے گا، بہترین شیریں اور دائمی پھل اس کو لگنے شروع ہو جائیں گے۔ (روزنامہ الفضل 2 جنوری 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشرف اسحٰق صاحب وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم شیخ مبارک حسین صاحب ہیڈ باورچی دارالضیافت ربوہ 6 دسمبر 2004ء کو 5 بجے صبح فضل عمر ہسپتال میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔آپ کی عمر 55 سال تھی۔ مرحوم کو خدا تعالیٰ کے فضل سے 14 سال تک دارالضیافت میں ہیڈ باورچی کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔آپ کو 2003ء میں لندن جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے کچن میں بھی 6 ماہ تک خدمت بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم خوش مزاج، ملنسار، اطاعت شعار، دلی لگن اور محنت کے ساتھ اپنا مفوضہ کام کرنے والے تھے۔آپ کے دادا محترم شیخ محمد دین صاحب اور نانا محترم شیخ مہر دین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔ مرحوم نے عطیہ چشم کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ 7 دسمبر 2004ء کو بیت مہدی میں نماز ظہر کے بعد ادا کی گئی۔ اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔آپ کے سوگواران میں اہلیہ صاحبہ اول مرحومہ کے بطن سے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا سلمان مبارک اور موجودہ بیوہ کے بطن سے ایک بیٹا وجاہت احمد عمر 11 سال اور ایک بیٹی عمر 9 سال شامل ہیں ۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی نے درج ذیل گریجوایٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی ایس (سی ایس) (ii) بی ایس (آئی ٹی) (iii) بی ایس (آنرز) سپیشلائزیشن ان ٹیلی کمیونیکیشن، سافٹ ویئر انجینئرنگ، انفارمیشن سسٹمز، کمپیوٹر نیٹ ورک ڈیزائن اینڈ مینجمنٹ، ویب انجینئرنگ، انٹرپرائز سافٹ ویئر ایپلیکیشن ڈویلپمنٹ، (iv) پی جی ڈی۔ (v) ایم ایس سی ان سی ایس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ای کامرس درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جنوری 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 21 دسمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔
(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم عبدالحلیم صادق صاحب سرگودھا لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے میری زوجہ محترمہ طیبہ حلیم صاحبہ اب بفضلہٖ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ آئندہ بھی انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

محترم مولانا ملک غلام نبی صاحب شاہد سابق مربی سلسلہ سیرالیون، گھانا کینیا (حال دارالعلوم غربی مکان نمبر 11/14 حلقہ ثناء ربوہ) لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشارت منیر صاحبہ مورخہ 23 دسمبر 2004ء کو بیلجیئم میں بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ان کا جسد خاکی 25 دسمبر کو ربوہ لایا گیا۔آپ کی نماز جنازہ مورخہ 27 دسمبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی بھتیجی تھیں۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے مکرم عبدالسلام منیر صاحب اسلام آباد، مکرم عبدالباسط طاہر صاحب سابق انچارج کمپیوٹر سیکشن الفضل حال کیلگری کینیڈا اور عبدالاعلیٰ حسن صاحب حال بیلجیئم اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مختلف ممالک میں قیام کے دوران خدمت دین کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔احباب سے مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

محترمہ امۃ السمیع صاحبہ بیگم محترم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب مرحوم تحریر کرتی ہیں کہ میرے بیٹے مکرم عبدالرحمٰن غنی صاحب مقیم امریکہ کے نکاح کا اعلان محترم مبشر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ ملتان نے مورخہ 19 نومبر 2004ء کو بعد نماز جمعہ بیت السلام ملتان میں کیا یہ نکاح محترمہ عطیہ لطیف صاحبہ بنت محترم چوہدری عبداللطیف احمد صاحب آف ملتان کے ساتھ مبلغ اٹھارہ ہزار امریکن ڈالرز پر قرار پایا۔ عبدالرحمٰن غنی صاحب محترم وزیر محمد صاحب کے نواسے اور محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کے پوتے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سو سال پہلے

سال گزشتہ میں ہمارے کئی دوست جدا ہو گئے......اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ میں کئی مصالح رکھے ہوں گے۔اس سال میں حزن کے معاملات دیکھنے پڑے۔(حضرت مسیح موعود)

1904ء میں وفات پانے والے چند بزرگ رفقاء حضرت مسیح موعود

غلام مصباح بلوچ صاحب

خدائے بزرگ و برتر نے حضرت مسیح موعود کو زمانہ بیعت سے قبل ہی رجوع خلائق کا نظارہ دکھا دیا تھا، زمانہ بیعت کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے یہ نظارہ کثرت اختیار کرتا گیا اور ہزاروں سعید روحوں کو حضرت اقدس کے زمرہ رفقاء میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ابتدائے احمدیت میں ہی حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اس جگہ میں اس بات کا اظہار اور اس کے شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔'' (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 ص 35)

صدق سے بھری ان ہزاروں روحوں میں ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو حضور کی زندگی ہی میں عقیدت و وفا کے عہد و پیمان نبھاتے ہوئے اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ 1904ء میں وفات پانے والے چند بزرگ وجودوں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی

آپ کپورتھلہ کی پاکیزہ جماعت کے پاک ممبر تھے۔حضرت اقدس کے فدائی، عاشق اور نہایت مخلص رفیق تھے۔حضور کے دعویٰ بیعت سے قبل ہی حضور کی صداقت میں ایک یقین رکھتے تھے۔ 1888ء میں بشیر اول کی وفات پر مخالفین نے شور مچایا لیکن آپ ذرہ بھی متزلزل نہیں ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر فرمایا:۔

''میاں محمد خان صاحب بھی بہت پرانے مخلصین میں سے تھے......خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہی شخص ہے جس نے مجھے شکست دی ہے اور وہ میاں محمد خان صاحب ہیں۔بشیر اول کے فوت ہونے پر لوگوں نے حضرت صاحب کو بہت سے خطوط لکھے۔مولوی صاحب نے لکھا کہ اگر اس وقت میرا اپنا بیٹا مر جاتا تو میں کچھ پرواہ نہ کرتا مگر بشیر اول فوت نہ ہوتا اور لوگ اس ابتلاء سے بچ رہتے اور ساتھ ہی لکھا کہ اگر اس قسم کا کوئی اور خط بھی آیا ہو تو اس سے آگاہ فرماویں اس پر حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو دو خط بھیجے جن میں سے ایک میاں محمد خان صاحب کا تھا انہوں نے لکھا تھا کہ اگر میرا ہزار بیٹا ہوتا اور وہ میرے سامنے قتل کر دیا جاتا تو مجھے اس کا افسوس نہ ہوتا ہاں بشیر کی وفات سے لوگوں کو ابتلاء نہ آتا۔مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں یہ خط پڑھ کر سخت ہی شرمندہ ہوا۔'' (الفضل 30/اگست 1920ء ص 2)

جب حضور نے دعویٰ ماموریت فرمایا تو آپ بھی کپورتھلہ کے دیگر احباب کے ساتھ لدھیانہ حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہوئے۔آپ کا اخلاص، اطاعت اور سیرت، جماعت کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔حضرت اقدس نے ''ازالہ اوہام'' میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

''حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں نوکر ہیں۔نہایت درجہ کے غریب طبع، صاف باطن، دقیق فہم، حق پسند ہیں اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔مجھے ان کی نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجۂ ارادت میں کبھی کچھ ظن پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔وہ سچے وفادار اور جاں نثار اور مستقیم الاحوال ہیں۔خدا ان کے ساتھ ہو ان کا نوجوان بھائی سردار علی خاں بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 ص 532)

حضرت اقدس کے ساتھ تعلق میں فدایانہ رنگ رکھتے تھے اس لئے قادیان کی روزانہ خبر چاہتے تھے ایک بار حضرت منشی اروڑے خان صاحب سے کہنے لگے منشی جی! یا تو اب ہم کفن پہن لیتے ہیں اور قادیان میں چل بیٹھتے ہیں یا کچھ ڈاک کا انتظام کرو۔قادیان کی ڈاک نہیں آتی تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔اس پر باہم مشورہ کیا گیا ایک دوست نے کہا اونٹ خرید و جو صبح جاوے اور شام کو واپس آئے۔اس پر اونٹ منگوائے گئے اور ان کی دوڑیں بھی دیکھی گئیں مگر برسات کی دقت کی وجہ سے یہ فیصلہ ہوا کہ یہ انتظام ٹھیک نہیں، پھر یہ تجویز ہوئی کہ کسی آدمی کو قادیان بھیج دیا جائے جو روزانہ خط لکھا کرے اس پر حضرت منشی فیاض علی صاحب یکے از 313 نے اپنے آپ کو پیش کیا چنانچہ وہ قادیان چلے گئے ان کے گھر والے حضرت محمد خان صاحب کے گھر پر آ رہے جب تک وہ لوگ مہمان رہے آپ اپنے مکان کے اندر نہیں گئے دروازہ سے بات کر لیتے تھے۔مگر یہ طریق بھی زیادہ دیر نہ چل سکا اور حضرت منشی صاحب واپس آ گئے۔آپ نے فرمایا تکلیف بھی بڑھ گئی مگر میرا مقصد بھی پورا نہ ہوا۔''

(الحکم 14 دسمبر 1934ء ص 9)

آپ کی اولاد بھی اخلاص و فدائیت میں آپ ہی کے نقش قدم پر تھی۔آپ کی یکم جنوری 1904ء کو وفات ہوئی۔ مارچ 1956ء میں حضرت مصلح موعود نے اپنے صاحبزادے محترم مرزا اظہر احمد صاحب کا نکاح حضرت میاں محمد خان صاحب کے بیٹے کی نواسی کے ساتھ پڑھا جس میں فرمایا:۔

''......خان محمد خان صاحب حضرت مسیح موعود کے پرانے (رفیق) تھے اور آپ سلسلہ سے اتنی محبت رکھتے تھے کہ جب وہ یکم جنوری 1904ء کو فوت ہوئے تو دوسرے دن حضرت مسیح موعود (بیت) میں صبح کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا آج مجھے الہام ہوا ہے کہ ''اہل......میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے۔''

حاضرین مجلس نے کہا کہ حضور کے اہل خانہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں پھر یہ الہام کس شخص کے متعلق ہے آپ نے فرمایا خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں اور یہ الہام مجھے انہی کے متعلق ہوا ہے گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں انہیں اہل......میں سے قرار دیا ہے۔پھر ان کے متعلق یہ الہام بھی ہوا کہ

''اولاد کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا۔''

بہر حال ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے تعزیت کرنا اور یہ کہنا کہ اہل......میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ روحانی رنگ میں اہل......میں ہی شامل تھے۔......

بہر حال میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ کس طرح ایک زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی زبان سے ایک پیشگوئی فرمائی اور پھر اسے پورا کیا۔ 1904ء میں ایک شخص کے متعلق اس نے الہاماً فرمایا کہ وہ اہل......میں سے ہے۔......اور اس طرح صرف روحانی طور پر ہی نہیں بلکہ جسمانی طور پر بھی وہ حضرت مسیح موعود کے اہل......میں شامل ہو جائیں گے۔''

(خطبات محمود جلد سوم ص 682,678)

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی محمد جان تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ 1843ء میں پیدا ہوئے۔آپ اپنے علاقے میں زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور تھے اور آپ کے علم و تقویٰ کا لوگوں پر ایک اثر اور رعب تھا۔آپ کو بزرگوں اور اہل اللہ کی زیارت کا بے حد شوق تھا چنانچہ جب کسی نیک اور صاحب دل انسان کا ذکر سنتے اس کی صحبت سے فائدہ اٹھانا اپنا فرض سمجھتے تھے اور اسی جستجو میں آپ کو حضرت مسیح موعود کا علم ہوا۔چنانچہ آپ 42 سال کی عمر میں پہلی مرتبہ فروری 1885ء میں قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچے۔آپ ان تیز نظر لوگوں میں سے تھے جو طلوع آفتاب سے پہلے ہی گویا صبح صادق کے وقت آفتاب کو شناخت کر چکے تھے۔

اس موقعہ پر آپ اپنے پانچ روزہ قیام میں حضور کی صحبت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ واپس روانہ ہونے سے قبل 7 فروری 1885ء کو بیت اقصیٰ (حصہ قدیم) کے محراب کے ساتھ سامنے والی دیوار پر کالی سیاہی سے ایک فارسی عبارت خوش خط کر کے تحریر کر گئے جس میں لکھا۔

حسن و خوبی دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

یعنی حسن سیرت و خوبی اخلاق تجھ پر ختم ہیں اور تیری ملاقات کے بعد کسی اور کی صحبت چاہنا جائز نہیں۔

نیز لکھا کہ میں اپنی بیمار والدہ کی وجہ سے واپس جا رہا ہوں ورنہ اس جگہ سے جدائی اب مجھے گوارا نہیں۔ یہ امر آپ کی جبلت صحیحہ و فطرت سلیمہ اور نور ایمان پر شاہد کامل ہے۔حضور کے دعویٰ بیعت کے وقت آپ تیسری مرتبہ حضور کی زیارت کے لئے قادیان جا رہے تھے۔ جب بٹالہ پہنچے تو خبر ملی کہ حضرت صاحب لدھیانہ ہیں چنانچہ وہاں سے لدھیانہ آئے اور مارچ 1889ء میں بیعت کے دوسرے دن حضور کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی، علاقہ گوجرانوالہ میں احمدیت قبول کرنے والے آپ پہلے بزرگ تھے،

بیعت کے بعد حضور نے فرمایا آپ کو بہت ابتلاء پیش آئیں گے سوا ایسا ہی وقوع میں آیا اللہ تعالیٰ نے اس شدید ابتلاء میں آپ کو استقامت عطا فرمائی۔ حضور نے بھی آپ کے نام مکتوب میں صبر و ہمت کی تلقین فرمائی۔ حضرت اقدس نے ’’تریاق القلوب‘‘ میں 74 ویں نمبر پر حضرت قاضی صاحب کے متعلق پیشگوئی کا بطور نشان ذکر فرمایا ہے۔

بیعت کے بعد آپ کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مخالفوں نے آبرو ریزی اور طرح طرح کے مالی نقصانوں کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا لیکن آپ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہے اور احمدیت کا پیغام جگہ جگہ پہنچانے کی آپ کو ایک خاص دھن اور عشق تھا۔ اس غرض کے لئے آپ بہت سفر کرتے سارے ضلع میں پھر کر اپنے قدیمی تعلقات والوں کو، اقرباء کو مختلف گاؤں میں جا کر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور صداقت کے دلائل اچھی طرح سے واضح کرتے تھے۔

آپ کو حضرت اقدس کے ساتھ بعض سفروں میں جانے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور نے اپنی کتب میں بعض پیشگوئیوں میں گواہ کے طور پر آپ کا نام بھی درج فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو 313 رفقاء میں شامل ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کے دو بیٹے بھی 313 رفقاء میں شامل ہیں۔ فہرست میں آپ تینوں کے نام اس طرح درج ہیں۔

35۔ قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی

145۔ قاضی عبدالرحیم صاحب فرزند رشید قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی گوجرانوالہ

281۔ قاضی عبداللہ صاحب کوٹ قاضی

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 ص 328,327,325)

313 رفقاء میں سے گیارہ رفقاء آپ ہی کے ذریعہ داخل احمدیت ہوئے۔ حضور کی تحریک پر آپ 1900ء میں ہجرت کر کے قادیان آگئے اور پھر جانے کا نام نہ لیا۔ قادیان میں کسب معاش کے ذرائع محدود ہونے کے باعث آپ جیسے بلند پایہ عالم اور حاذق طبیب جلد سازی اور سٹیشنری کی دوکان برائے نام کرنے پر مجبور ہوئے۔ قادیان میں بھی خدمت سلسلہ میں مصروف رہتے اور نہایت تندہی سے سارے کام خود ہی کرتے تھے۔ مہمانوں اور نو واردین کے ساتھ میل ملاقات اور سلسلہ کے متعلق گفتگو کرنے کا خوب موقعہ ملتا۔

زمانہ بیعت سے قبل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود سے آپ کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب نے میرے متعلق دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں تو حضور نے میرا نام اور پتہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی صاحب اس بات پر فخر کیا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ حضور کو میرے دل کی کیفیت کا کیونکر علم ہو گیا۔ یہ اسی عشق کا نتیجہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ میں بڑی مشکل سے تمہیں حضرت مسیح موعود کے در پر لے آیا ہوں اب میرے بعد اس دروازہ کو کبھی نہ چھوڑنا۔ چنانچہ آپ کی اولاد نے اس پر عمل کیا اور خدمت دین کی بھرپور توفیق پائی۔

حضرت قاضی صاحب نے 12 مئی 1904ء کو 61 سال کی عمر میں قادیان میں وفات پائی۔ حضور اس وقت گورداسپور میں تھے، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے جنازہ پڑھایا اور قادیان میں دفن ہوئے (ان دنوں ابھی بہشتی مقبرہ نہیں بنا تھا) آپ کی وفات سے پہلے حضور کو الہام ہوا تھا۔ ’’وہ بے چارہ فوت ہو گیا۔‘‘ (تفصیلی حالات کے لئے دیکھیں رفقاء احمد جلد ششم)

حضرت سید محمد تفضّل حسین صاحب

حضرت مسیح موعود کی پہلی انقلاب آفریں کتاب براہین احمدیہ کے مطالعہ سے حضور کے معتقدین میں شامل ہونے والے حضرت سید محمد تفضّل حسین صاحب اصل میں اٹاوہ شہر کے باشندے تھے لیکن اپنی ملازمت کے سلسلے میں علی گڑھ میں مقیم تھے۔ آپ نے کئی مرتبہ حضرت اقدس کی خدمت میں علی گڑھ تشریف لانے کی گزارش کی۔ آخر حضور نے مجسم کریم و شفیق وجود نے ان کی دعوت کو قبول فرمایا اور لدھیانہ میں بیعت اولیٰ کی تقریب کے بعد ہی اپریل 1889ء میں حضور علی گڑھ تشریف لے گئے جہاں آپ نے 7 اپریل 1889ء کو حضور کی بیعت کی توفیق پائی، علی گڑھ میں حضور آپ ہی کے پاس قیام پذیر رہے اور ہفتہ کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ آپ نے حضور کے ساتھ تعلق وفا اور اخلاص میں بہت ترقی کی۔ حضور نے ایک موقع پر فرمایا:۔

’’حبی فی اللہ مولوی محمد تفضّل حسین صاحب۔ مولوی صاحب ممدوح میرے ساتھ سچے دل سے اخلاص و محبت رکھتے ہیں میں نے ان کے دل کی طرف توجہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ درحقیقت نیک فطرت آدمی اور سعیدوں میں سے ہیں اور قابل ترقی مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اگر وہ بشریت کی کمزوری کی وجہ سے کسی خلجان میں پڑیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ اسی میں وہ بندہ رہ جائیں کیونکہ ان کی طینت صاف اور فراست ایمانی اور ...... نور کا ان کو حصہ ہے اور کسی امر کے مشتبہ ہونے کے وقت قوت فیصلہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس لائق ہیں کہ اگر وہ کچھ عرصہ صحبت میں رہیں تو علمی اور عملی طریقوں میں بہت ترقی کر جائیں۔ مولوی صاحب موصوف ایک بزرگ عارف باللہ کے خلف رشید ہیں اور پدری نور اپنے اندر مخفی رکھتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ کسی وقت وہ روحانیت ان پر غالب ہو جائے۔ یہ عاجز جب علی گڑھ میں گیا تھا تو درحقیقت مولوی صاحب ہی میرے جانے کے باعث ہوئے تھے اور اس قدر انہوں نے خدمت کی کہ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ کے چندہ میں بھی انہوں نے دو روپیہ ماہواری مقرر کر رکھے ہیں۔ مولوی صاحب مولوی موصوف اگرچہ تحصیلداری کے عہدے پر ہیں مگر ایک بھاری بوجھ عیال کا ان کے سر پر ہے اور وہ دور و نزدیک کے خویشوں اور اقارب بلکہ دوستوں کی بھی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور بڑے مہمان نواز ہیں اور درویشوں اور فقیروں اور غریبوں سے بالطبع انس رکھتے ہیں اور سادہ طبع اور صاف باطن اور خیر اندیش آدمی ہیں۔ باایں ہمہ ہمدردی ...... کا جوش پورے طور پر ان میں پایا جاتا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 ص 544,543)

حضور نے اپنی کتاب انجام آتھم میں اپنے 313 کبار رفقاء کی فہرست شائع فرمائی ہے جس میں 137 نمبر پر آپ کا نام موجود ہے۔ اسی طرح آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ میں ’’ذکر بعض الانصار۔ شکرا لنعمۃ اللہ الغفار‘‘ کے تحت اپنے چند رفقاء کا ذکر فرمایا ہے۔ جہاں آپ کو ’’حبی فی اللہ السید محمد تفضّل حسین اتاوی‘‘ کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ آپ سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں میں مسابقت کی روح رکھتے تھے۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی ایک نڈر سپاہی تھے۔ علی گڑھ کے گرد و نواح میں آپ نے احمدیت کا پیغام پہنچانے میں بھرپور سعی کی۔ مشہور بزرگ سلسلہ حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رفیق حضرت بانی سلسلہ (بیعت 1900ء) آپ ہی کے ذریعہ داخل احمدیت ہوئے۔

فروری 1904ء میں آپ قادیان آئے اور 27 فروری کو عیدالاضحیٰ حضور کے قدموں میں منائی اور اسی شام حضرت صاحب سے واپسی کی اجازت چاہی۔ حضور نے فرمایا:۔

’’آمدن بارادت رفتن باجازت، آپ تو سمجھتے ہی ہیں کہ کب تک آپ کو ٹھہرنا چاہئے۔‘‘

(الحکم 10 مارچ 1904ء ص 5)

قادیان میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے۔ حضور سے آپ کی یہ آخری ملاقات ثابت ہوئی کیونکہ اسی سال کے آخر میں 3 نومبر 1904ء کو آپ نے اٹاوہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

حضرت حکیم مولوی شیر محمد صاحب ہجن ضلع سرگودھا

حضرت حکیم شیر محمد صاحب آف ہجن ضلع سرگودھا (اس وقت ضلع شاہ پور تھا) رانجھا قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت مولوی شیر علی صاحب کے حقیقی چچا تھے۔ اس خاندان میں احمدیت حضرت حکیم صاحب کے ذریعہ ہی آئی۔ آپ نے 7 ستمبر 1889ء کو حضرت اقدس کی بیعت کی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں آپ کی بیعت کا اندراج محفوظ ہے۔ آپ ایک جید اور معتبر عالم تھے۔ ساتھ ہی ایک بلند پایہ حکیم بھی تھے۔ آپ کو حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کا شاگرد ہونے کی سعادت حاصل تھی۔

جب 1891ء میں حضور دہلی تشریف لے گئے تو آپ بھی ساتھ تھے چونکہ شہر میں مخالفت کا خطرناک زور تھا اور حضرت اقدس کے اہل و عیال بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔ اس لئے حضور مباحثہ کے لئے جاتے ہوئے مکان کی حفاظت کے لئے آپ کو ٹھہرا گئے۔ چنانچہ حضور کی واپسی تک آپ نے مکان کا پہرہ دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پختہ عہد کر لیا تھا کہ میں اپنی جان دے دوں گا لیکن کسی کو مکان کی طرف رخ نہیں کرنے دوں گا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اپنے بڑے بھائی حضرت مولوی نظام الدین صاحب (والد ماجد حضرت مولوی شیر علی صاحب) کو پیغام حق پہنچانے میں پوری کوشش کی۔ بالآخر وہ بھی احمدی ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد ادرحمہ گاؤں ضلع شاہ پور حال سرگودھا میں ایک نہایت ہی مضبوط اور قربانی کرنے والی جماعت قائم ہوئی۔ آپ کو عربی اور فارسی میں بھی دسترس تھی۔ حضور کی صداقت میں بعض فارسی اور پنجابی نظمیں بھی لکھیں۔

حضور نے ازالہ اوہام میں بیان کردہ مخلصین کے اسماء میں آپ کا ذکر بھی ’’حبی فی اللہ مولوی شیر محمد صاحب ہجنی‘‘ کے الفاظ میں کیا ہے۔ علاوہ ازیں حضور نے آپ کو اپنے 313 کبار رفقاء میں بھی شامل فرمایا ہے۔ آپ کا نام 219 نمبر پر درج ہے۔ آپ نے 50 سال کی عمر میں 1904ء میں وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ میری زمین کا نصف حصہ سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کیا جاوے۔ چنانچہ آپ کی بیوہ ہر سال زمین کی پیداوار کی نصف قیمت حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دیا کرتیں۔

(البدر 10 مئی 1906ء ص 6)

حضرت مولوی جلال الدین صاحب پیرکوٹ ضلع حافظ آباد

حضرت مولوی جلال الدین صاحب کھوکھر قوم کے زمیندار تھے اور موضع پیرکوٹ ضلع حافظ آباد میں تقریباً دو سوا ایکڑ زمین کے مالک تھے۔ آپ عربی اور فارسی علوم کے ماہر اور فن طبابت میں ایک حاذق طبیب تھے۔ پھر ذاتی وجاہت اور حسن اخلاق کی وجہ سے آپ اس تمام علاقہ میں بڑے بارسوخ اور عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے۔ سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے خسر تھے۔

آپ دعویٰ مسیحیت سے پہلے ہی حضرت اقدس کے دوست تھے۔ جب براہین احمدیہ کا پہلا اشتہار شائع ہوا تو اس وقت آپ مظفر گڑھ میں ابتدائی بندوبست کے تاریخ نویس تھے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے دیگر دوستوں نے کتاب کی پیشگی رقم قادیان روانہ کی۔ براہین احمدیہ میں درج معاونین کی فہرست میں مظفر گڑھ کے حوالے سے آپ کا نام موجود ہے۔ اس قدیم تعلق کی وجہ سے آپ اول فرصت میں حضور کی

بیعت میں داخل ہوگئے۔ حضور جب اپنی شادی کے لئے دہلی تشریف لے گئے تو اس موقع پر حضور نے جن احباب کو اپنی برات میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی ان میں ایک آپ بھی تھے لیکن کسی معذوری کی وجہ سے آپ شامل برات نہ ہوسکے۔ حضرت مولوی صاحب کی نظر موتیا کی وجہ سے بعد میں خراب ہوگئی تھی۔ آپ نے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر فرمایا۔ چنانچہ حضور انور نے آپ کے لئے اور اسی عارضہ سے معذور دو اور دوستوں کے لئے دعا کی۔ خدا تعالیٰ کی حکمت کہ حضور کو خدا کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ دعا مولوی صاحب کے حق میں قبول نہیں ہوئی مگر دوسرے دو افراد کے لئے قبول ہوگئی ہے حضور نے جب حضرت مولوی صاحب کو اس منشائے ایزدی سے مطلع فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص کی دونوں آنکھوں کی بینائی کھو جائے اور وہ خدا تعالیٰ کے لئے صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کا وارث بناتا ہے۔ اس کے بعد اگرچہ آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں نے کئی دفعہ اپریشن کرانے کے لئے کہا مگر آپ نے پھر آنکھوں کا علاج نہیں کرایا اور نہایت صبر واستقلال سے اس تکلیف کو برداشت کرتے رہے۔

آپ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ صلہ رحمی، اطاعت والدین، ہمدردی مخلوق اور اکرام ضیف جیسے اعلیٰ اخلاق سے متصف تھے۔ صلہ رحمی کا جذبہ یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنی ذاتی اور زر خرید جائیداد میں اپنے تینوں بھائیوں کو بھی برابر کا حصہ دار بنایا ہوا تھا۔ دعوت الی اللہ میں بھی ایک جوش رکھتے تھے جس کے ساتھ اخلاق حسنہ کا گر استعمال کرکے اکثر رشتہ داروں اور علاقے کے دیگر بہت سے لوگوں کو حلقہ احمدیت میں داخل فرمایا اور حضور کے رفقاء میں شامل ہونے کی سعادت تک پہنچایا۔ آپ کے رشتہ داروں میں ایک کثیر تعداد کو رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہونے کی توفیق ملی۔ خود آپ کے پانچ بیٹے بھی اس زمرے میں شامل تھے۔

آپ نے 17 مارچ 1904ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد ایک موقع پر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

''منشی جلال الدین (آف بلانی ضلع گجرات یکے از 313 وفات 1902ء۔ ناقل) بھی بڑے مخلص تھے اور ان کے ہم نام پیر کوٹ والے بھی دونوں میں سے ہم کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے۔''

(الحکم 7 جنوری 1909ء ص 13)

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب رنمل تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین (اس وقت ضلع گجرات) کے رہنے والے تھے اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ آپ ملازمت کے سلسلے میں مشرقی افریقہ چلے گئے جہاں پہلے تو محکمہ ریلوے میں کلرک کی حیثیت سے کام کیا لیکن بعد میں ہاسپٹل اسسٹنٹ کے طور پر زندگی گزارنے لگے۔ 1898ء میں آپ نے احمدیت قبول کی، قبول احمدیت کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

''میں بمباسہ ملک افریقہ میں ہاسپٹل اسسٹنٹ تھا۔ مجھے حضرت اقدس کے حالات سے کچھ واقفیت نہ تھی زیادہ تر طبیعت نیچریت کی طرف مائل تھی اتفاقاً میں بیمار ہوگیا اس پر ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب (یکے از 313 اصل سکونت گوڑیانی ضلع رہتک وفات 9 جون 1921ء قادیان۔ ناقل) جو اس وقت اسی ملک میں ایک پلٹن میں ڈاکٹر تھے عارضی طور پر آکر میری جگہ کام کرنے لگے اسی اثناء میں انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتابیں مجھے دکھلائیں۔ انہی ایام میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا بھاری سمندر ہے۔ میں اس کے کنارہ پر کھڑا ہوں اور پار ہونا چاہتا ہوں مگر نہ کوئی جہاز ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ پار ہونے کا ہے۔ علاوہ ازیں سمندر ایسا خوفناک ہے کہ پار ہونے کی جرأت ہی نہیں پڑتی میں اسی حالت میں سخت حیران تھا کہ کیا کروں کہ ناگاہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب آگئے اور فرمانے لگے کہ کیا تم پار جانا چاہتے ہو میں نے عرض کیا کہ ہاں فرمانے لگے آؤ میں تمہیں ایسا راستہ بتلاؤں کہ وہاں کشتی وغیرہ کی بھی حاجت نہیں چنانچہ میں ان کے ساتھ کنارے کنارے ایسی جگہ پر پہنچا کہ وہاں سمندر کا عرض صرف ایک قدم تھا اور فرمایا کہ یہاں سے پار ہو جاؤ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد یہی تفہیم ہوئی کہ منزل مقصود پر پہنچنے یعنی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ لہٰذا میں بارشاد ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت اقدس جناب مسیح موعود کی بیعت میں بذریعہ خط داخل ہوا۔

(عسل مصفّٰی جلد دوم ص 507)

قبول احمدیت کے بعد آپ نے تقویٰ وطہارت میں بہت ترقی کی۔ آپ کی پاک اور متقیانہ زندگی کا یہ اثر ہوا کہ جہاں جہاں آپ رہے لوگ آپ کے چال چلن اور نیک نمونہ کو دیکھ کر آپ کے گرویدہ ہوجاتے۔ اسی وجہ سے خدا نے آپ کے ذریعے احمدیت کو ان دور دراز ملکوں میں بہت فروغ بخشا اور سینکڑوں سعید روحیں جماعت سے وابستہ ہوئیں۔ قادیان آتے تو لمبے عرصے تک قیام کرتے تا حضور کی پاکیزہ صحبت سے فائدہ اٹھاسکیں۔ گو آپ ابھی جوان تھے لیکن ایمانی نور سے ان کا چہرہ منور تھا۔ ایک مرتبہ قادیان ایسے وقت میں حاضر ہوئے کہ گھر میں کئی ایک ضروری امور آپ کی حاضری اور شراکت چاہتے تھے کسی عزیز کی شادی کا ہونا اور خود آپ کے گھر میں دختر کا پیدا ہونا مگر آپ نے ان سارے امور پر قادیان دارالامان کی حاضری کو ترجیح دی۔ (الحکم 10 راگست 1901ء ص 16 کالم 2)

آپ سومالی لینڈ (مشرقی افریقہ) میں ایک جنگ کے دوران مصروف خدمت تھے کہ بعمر 28 سال 10 جنوری 1904ء کو دشمن کے ہاتھوں شہید کردیئے گئے اور آپ کی نعش وہیں دفن کردی گئی۔ حضور کو آپ کی وفات کی اطلاع ملی تو حضور نے فرمایا:۔

''وہ واقعی قابل تعریف آدمی تھے اور ایک نمونہ تھے۔ اخلاص اور محبت سے پر تھے۔ تقویٰ بھی ان میں تھا اور نور سے ان کا منہ چمکتا تھا۔ حقیقت میں ایک آدمی ایسا فوت ہوا ہے کہ بظاہر اس جیسا پیدا ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ایسے اخلاق اور محبت والے جماعت میں کم ہیں۔ خدا تعالیٰ قادر ہے اس کی جناب میں کمی نہیں وہ اور کسی طور سے اس نقصان کو پورا کردے گا ......فرمایا 15 یا 20 دن یا شاید ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے مجھے الہام ہوا تھا ''ایک وارث احمدی فوت ہوگیا''۔

حضور نے آپ کے چھوٹے بھائی حضرت حافظ روشن علی صاحب کو ایک مکتوب میں فرمایا:۔

''درحقیقت مجھے بھی ان کے فوت ہونے سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ایسا نیک بخت، مخلص اور عالی ہمت جوان ہم سے جدا ہوگیا۔ ہزاروں میں سے کوئی اس کی مانند ہوگا لیکن تقدیر الٰہی سے کیا چارہ ہے اگر کوئی مصیبت ایسی ہوتی جو پہلے مجھے خبر ہوتی تو میں دعا کرتا مگر یہ ناگہانی امر ہے......

خاکسار مرزا غلام احمد۔ 2 فروری 1904ء''

(البدر 8 فروری 1904ء)

ایک اور موقع پر حضور نے فرمایا:۔

''یہ اس کی پاکیزہ فطرت کی نشانی ہے کہ افریقہ میں غائبانہ طور پر ہمیں قبول کیا اور اس چھوٹی سی عمر میں ترقی اخلاص میں بھی کی۔''

(ملفوظات جلد سوم ص 553)

حضرت راجہ عطا محمد صاحب

یاڑی پورہ کشمیر

حضرت راجہ عطا محمد خان صاحب بھی حضرت اقدس کے اولین رفقاء میں سے تھے۔ آپ کے اجداء علاقہ کرناہ پر حکمران تھے مگر سکھوں کے آخری زمانہ میں اس علاقہ پر بھی سکھوں کا قبضہ ہوگیا۔ بعد میں ان کو یاڑی پورہ وغیرہ گاؤں کشمیر میں بطور جاگیر ملے۔ قبول احمدیت سے پہلے حضرت راجہ صاحب اہل حدیث تھے۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح الاول) جب جموں میں طبیب تھے تو اس وقت آپ کے ان کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات تھے اور وہی تعلق بالآخر آپ کے احمدی ہونے کا ذریعہ بنا۔ جب حضرت راجہ صاحب نے حضرت اقدس کے دعویٰ کا اشتہار پڑھا تو آپ بڑے متاثر ہوئے۔ آنکھوں میں موتیا ہونے کی وجہ سے خود قادیان جانے سے معذور تھے اس لئے اپنے چھوٹے بھائی حضرت راجہ محمد حیدر صاحب کو قادیان بھیجا کہ حضور کو میرا سلام پہنچائیں اور مزید معلومات لے کر آئیں واپسی پر جب حالات سنے تو آپ رونے لگے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ انہوں نے مسیح ومہدی کا زمانہ پایا۔ بیماری اور رستے کی دشواری کے باوجود چند مخلص ملازموں کو ساتھ لے کر قادیان پہنچے۔ راستہ میں بعض لوگوں نے بہکایا کہ مرزا تو ٹھگ ہے واپس جاؤ مگر آپ نے کہا ملے بغیر نہیں جائیں گے حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچے تو فرط جذبات میں زمین پر گر پڑے۔ حضور نے اپنے ہاتھ سے آپ کو اٹھایا اور شربت منگوا کر پلایا اور تسلی وتشفی دی، بیعت کے بعد کچھ عرصہ قادیان میں رہے۔ حضور سے آنکھوں کے علاج کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا آنکھوں کے علاج کے لئے لاہور چلے جائیں۔ انشاء اللہ آپ کی آنکھیں اچھی ہوجائیں گی۔ حضور نے آپ کو ایک پاکیزہ اور نیک روح دیکھ کر اجازت دے دی کہ آپ لوگوں سے میری بیعت لے لیا کریں۔

آپ آنکھوں کے علاج کے لئے لاہور چلے گئے اور علاج کروایا۔ حضور کی دعاؤں سے آپ کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ آپ پھر قادیان آئے اور کچھ عرصہ مزید ٹھہر کر روحانی فیض حاصل کیا اور پھر کشمیر چلے گئے۔ کشمیر پہنچ کر دعوت الی اللہ میں مصروف ہوگئے۔ چونکہ آپ کی نیکی اور راستبازی مسلّم تھی اس لئے بہت سے اقرباء اور احباب حضور کی بیعت میں داخل ہوگئے۔ آپ نے ایک جلسہ بھی کیا جس میں سارے حالات سنائے۔ آپ علم طب سے بھی واقف تھے اور مفت لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے۔

حضرت راجہ صاحب پہلے ریاست میں تحصیلدار تھے پھر ڈپٹی کمشنر ہوکر گلگت بھی گئے اسی علاقہ میں آخری عمر گزاری اور سلسلہ احمدیہ کا پیغام پہنچاتے رہتے۔ آپ کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے کہ جب قادیان سے واپس جارہے تھے تو گڑھی حبیب اللہ خان کے مقام پر رفقاء سفر کو یاڑی پورہ روانہ کردیا اور خود معہ فرزند وملازم گڑھی کے رئیس خان محمد حسین خان صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ ان دنوں گڑھی میں احمدیوں کے خلاف واجب القتل ہونے کا فتویٰ دے دیا گیا تھا جب کچھ لوگوں کو آپ کے قیام کا علم ہوا تو محمد حسین خان کو ساتھ ملا کر آپ کے اور آپ کے بیٹوں کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ یہ بڑا باعث ثواب کام ہے۔ محمد حسین خان صاحب اپنی سادگی طبیعت کی وجہ سے ان کے کہنے میں آگئے۔ آپ بے خبر رات کو سوگئے تھوڑی رات گزری تو حضرت مسیح موعود خواب میں نظر آئے اور فرمایا کہ راجہ صاحب آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا ہے۔ اسی وقت آپ کی آنکھ کھل گئی اور ساتھیوں کو جگا کر سفر پر روانہ ہوگئے سفر میں نماز ادا کی تو کیا دیکھا کہ گڑھی کے رئیس کا وزیر گھوڑا دوڑائے پیچھے آرہا ہے اور کچھ کھانا بھی ساتھ لایا ہے اس نے دور ہی سے آپ کو جان کی سلامتی کی مبارکباد دی اور ساری شرارت کا قصہ سنایا اور تعجب سے پوچھا آپ کو کیسے علم ہوا۔ آپ نے بھی ساری حقیقت بتائی جس سے وہ بڑا متاثر ہوا۔

حضرت راجہ صاحب نے 14 راپریل 1904ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پائی اور چک ایمرچ قریب یاڑی پورہ علاقہ کشمیر میں دفن ہوئے۔

(الحکم 14 ستمبر 1934ء ص 8,7)

فراست احمد راشد صاحب

غیبت ایک بری عادت ہے اس سے بچنا چاہئے

کسی بھائی کا کوئی عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کرنا ہی غیبت ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہو (رہا کرو)۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(الحجرات آیت 13)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غیبت کرنا انتہائی مکروہ فعل ہے اور اس سے بہتر طور پر مجتنب رہنا ازبس ضروری ہے لیکن اس امر کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے کہ غیبت سے کیا مراد ہے لوگ بالعموم غیبت کرتے چلے جاتے ہیں اور سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم غیبت کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں واضح فرمایا ہے کہ غیبت سے مراد کیا ہے۔ حدیث یہ ہے:۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک بار پوچھا تم جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہیں۔ حاضرین مجلس نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے بُرے رنگ میں ذکر کرے جسے اس کا بھائی پسند نہ کرتا ہو۔ حضورؐ سے پوچھا گیا کیا اس صورت میں بھی جبکہ بات ٹھیک اور سچی ہو۔ آپؐ نے فرمایا یہی تو غیبت ہے۔ اگر وہ بات تیرے بھائی میں پائی نہیں جاتی اور غلط طور پر اس کے ذمہ لگاتا ہے تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان اور افترا ہوگا۔

(صحیح مسلم)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

غیبت یہ ہے کہ تم اپنے کسی بھائی کا کوئی سچا عیب اس کی عدم موجودگی میں بیان کرو...... اگر اب بھی کوئی غیبت کر رہا ہو اور اسے کہا جائے کہ غیبت مت کرو تو وہ جھٹ کہے گا کہ میں تو غیبت نہیں کر رہا میں تو بالکل سچا واقعہ بیان کر رہا ہوں ...... حالانکہ کسی کا اس کی عدم موجودگی میں سچا عیب بیان کرنا ہی غیبت ہے اور اگر وہ جھوٹ بولے تو غیبت کرنے والے نہیں بلکہ مفتری اور کذاب ہو۔ (مشعل راہ)

اصل بات یہ ہے کہ مجلس کی برائیوں میں سے ایک خطرناک برائی غیبت کی عادت ہے۔ یعنی کسی مجلس میں بیٹھے بیٹھے کسی کے عیب گنوانا اور اس کی برائیوں کا ذکر کرنا۔ یہ ایک بری عادت ہے اور اس کا چسکا ایسا ہے جسے رسول اکرمؐ نے حفت النار بالشہوات کے مطابق شراب کا قرار دیا یعنی بہت لذیذ ہے لیکن شراب کی عادت سے بھی زیادہ بری چیز غیبت کی عادت ہے کیونکہ شراب تو کوئی کوئی پیتا ہے اور وہ بھی چوری چھپے مگر غیبت کے چسکے پر کوئی خرچ نہیں آتا اور لوگوں کا ایک گروہ جب اکٹھا ہوتا ہے تو مجلس غیبت شروع ہو جاتی ہے اور نیکی اور بدی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اچھے بھلے کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے اور اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور اس کے علاوہ انسان کی جسمانی زندگی پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

غیبت کا اثر صرف انسان ہی پر نہیں بلکہ انسان کی جسمانی زندگی پر بھی پڑتا ہے اور اگر یہ عادت طالب علموں میں پیدا ہو جائے تو وہ دو گھنٹے پڑھنے کی بجائے یہ وقت ایک دوسرے کی غیبت کرنے میں گزار دیتے ہیں اور اس طرح ان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ تعلیم میں حرج ہوتا ہے دنیوی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اپنی ذات پر ظلم نہ کرو جتنی باتوں سے ہمیں روکا گیا ہے ان کا اثر پڑھائی پر بھی لازماً پڑتا ہے۔ مثلاً ایک بدظنی ہی کو لے لیجئے اس کا بھی پڑھائی پر برابر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ایک طالبعلم اپنے دماغ میں یہ سوچتا ہے کہ یہ بات میرے خلاف فلاں طالبعلم نے کہی ہوگی چنانچہ اس کے نتیجہ میں اس کا دماغ کھولتا رہتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں بھی اس سے بدلہ لے کر چھوڑوں گا پس اس غصے کی وجہ سے اس کا قیمتی وقت ضائع ہوتا رہتا ہے اس طرح بدظنی کا عام دنیوی زندگی پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 154)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

پس میں تحریک جدید کے تمام کارکنوں اور خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نوجوانوں میں ان باتوں کو پیدا کرنے کی کوششیں کریں۔ سپرنٹنڈنٹ کو چاہئے کہ وہ بچوں کے کانوں میں یہ باتیں بار بار ڈالیں اور ماں باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو ان باتوں پر پختگی کے ساتھ قائم کریں۔ اور کوشش کریں کہ ان میں جھوٹ کی عادت نہ ہو۔ غیبت کی عادت نہ ہو۔ چغل خوری کی عادت نہ ہو۔ ظلم کی عادت نہ ہو۔ دھوکہ اور فریب کی عادت نہ ہو۔ غرض جس قدر اخلاق ہیں وہ ان میں پیدا ہو جائیں۔ اور جس قدر بدیاں ہیں وہ ان سے بچ جائیں تا کہ قوم کا ایک مفید جسم بن سکیں۔

(مشعل راہ جلد چہارم)

اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو ہمیں بہت سے لوگ ایسے ملیں گے جو ان برائیوں کے مرتکب ہوں گے اور غیبت جیسی بری عادتوں کے ہاتھوں نالاں ہوں گے۔ ایسے لوگ نقصان پر نقصان اٹھاتے ہیں۔ توبہ استغفار کرتے ہیں مگر جب کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو ادھر ادھر کی باتوں میں دوسروں کی غیبت شروع کر دیتے ہیں۔ ادھر اس کی برائی کی ادھر اس کی کمزوریوں کو کریدنا شروع کیا۔ غرض ایسے بے خود ہوئے کہ ساری ہوش ماری گئی اگر غور کیا جائے تو غیبت کے بہت سے نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے کا امن اور امان خراب ہوتا ہے۔ دوست دوست سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے اور بغیر کسی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ مثلاً اچھے بھلے تعلقات ہوتے ہیں اور ایک کسی مجلس میں دوسرے کی بات کر دیتا ہے۔ اور مجلس کا کوئی دوسرا فرد وہی بات دوسرے کو بتا دیتا ہے۔ اس سے ایک صاف دل میں بال آ جاتا ہے۔ اول تو وہ بھی دوسرے کی برائیاں گنوانے لگے گا پھر شکوہ کرے گا اور پھر دشمنی پر اتر آئے گا۔ ادھر غیبت کرنے والا یا تو صاف مکرنے کی کوشش کرے گا اور جھوٹ کا مرتکب ہوگا۔ یا پھر آگے سے جیسی کہے ویسی سنے کی مثل پر عمل کرے گا اور اس طرح ایک فساد کھڑا ہو جائے گا۔ پھر تو محض ایک مثال ہے اگر غور کریں تو بہت سے دوسرے نقصانات سامنے آئیں گے۔ اللہ ہمیں ان برائیوں سے بچائے۔

غیبت ایک بہت بری عادت ہے اور ہمیں ہر حال میں اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اپنے اندر نہایت خطرناک معاشرتی برائیاں رکھتی ہے اور اس کی عادت بہت جلد انسان پر تسلط کر لیتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے اسے ایک نہایت ہی زہرناک عیب قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سوچیں اور غور کریں کہ کہیں یہ برائیاں ہم میں تو پائی نہیں جاتیں۔ اور اگر خدانخواستہ ہم ان برائیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں تو ہم انہیں کیسے دور کر سکتے ہیں۔ اور اپنی مجالس کو اس برائی کے بغیر کس طرح دلچسپ، پررونق اور پرمذاق بنا سکتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کے برے انجام کا ذکر فرمایا ہے جو انتہائی روح فرسا ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے بیان فرمایا کہ معراج کے موقعہ پر میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے مونہوں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریلؑ نے کہا یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے اور ان کی آبرو برباد کرنے اور انہیں بدنام کرنے کے درپے رہتے تھے۔ (ابوداؤد)

یہ دراصل اس خطرناک گناہ کے نتائج کی تمثیل ہے اور جیسی کرنی ویسی بھرنی کی ایک عمدہ مثال ہے۔ کیچڑ میں جو پتھر مارتا ہے وہ اپنے ہی کپڑے خراب کرتا ہے۔ الغرض غیبت ایک قبیح عادت ہے جس طرح بھی ہو سکے اس سے بچنا چاہئے۔ انسان اگر اپنے عیوب پر نظر رکھے تو بآسانی اس برائی سے بچ سکتا ہے۔ دوسروں میں عیب اسی کو نظر آتے ہیں جو اپنے عیوب سے آنکھیں بند رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

مرد کا حسن

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مرد کا حسن اس کے بناؤ سنگھار میں نہیں بلکہ اس کی طاقت اور کام میں ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 342)

بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

(کلام محمود)

نیز فرمایا:۔

ظاہری بناؤ سنگھار کی بجائے اچھے اخلاق دلوں پر اثر کیا کرتے ہیں...... مگر جو شخص اپنا وقت چھوٹی چھوٹی باتوں میں ضائع کر دیتا ہے وہ نیکی کے بڑے بڑے کاموں سے محروم رہ جاتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 343)

تحریک جدید ایک تربیتی مہم ہے

تحریک جدید ایک تربیتی مہم ہے جس میں ہر احمدی حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر کے ساری دنیا میں (دین حق) پھیلانے کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اس تربیتی مہم کی فرضیت کے بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''ہر اہل ایمان کا فرض ہے کہ وہ (۔) کی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے اور کوئی روح ایسی باقی نہ رہے جس تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچ نہ جائے۔''

(المصلح 11 دسمبر 1953ء)

جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ بابت سال نو تحریک جدید کی روشنی میں جملہ افراد جماعت (بشمول مستورات، بچگان، نومبائعین اور بچگان وقف نو) سے حسب استطاعت وعدے لے کر جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ اپریل 2005ء میں متوقع ہے۔ ان والدین سے جو اپنی بچیوں کو اس ادارہ میں داخل کروانے کے خواہشمند ہیں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے بچیوں کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھائیں۔ نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ داخلہ سے قبل بچیوں کو قرآن پاک کا کم از کم ایک دور ضرور مکمل کروائیں تا کہ پڑھنے میں روانی پیدا ہو سکے کیونکہ درست تلفظ اور روانی حفظ کیلئے بہت ضروری ہے۔

(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 38890 میں امان اللہ ججہ ولد بہاول دین قوم ججہ پیشہ زمینداری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 50 احمد آباد گوراچی ضلع بدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 18-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زرعی زمین 28 ایکڑ مالیتی -/560000 روپے۔واقع چک 50 احمد آباد بدین۔اس وقت مجھے مبلغ -/41000 روپے سالانہ آمد از جائیداد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 18-8-04 سے منظور فرمائی جاوے۔العبد امان اللہ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ججہ ولد نذیر احمد ججہ چک 50 احمد آباد ضلع بدین گواہ شد نمبر 2 انیس احمد غوری معلم وقف جدید ولد اکبر علی چک 50 گوراچی ضلع بدین

مسل نمبر 39154 میں شمیم لیاقت زوجہ لیاقت علی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/A نصیر آباد رحمان ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 3-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 3 تولے۔حق مہر -/6000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شمیم لیاقت گواہ شد نمبر 1 حکیم فرید احمد وصیت نمبر 33834 گواہ شد نمبر 2 ظفر احمد وصیت نمبر 33334

مسل نمبر 39901 میں امتہ الحفیظ راشدہ زوجہ محمد اسلم جاوید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 24-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیور وزن 23 تولے دو لاکھ دو ہزار روپیہ نقد رقم حق مہر بصورت زیور اس وقت مجھے مبلغ 30 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الحفیظ راشدہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صدیق ولد شیخ محمد عبداللہ 1/42-A دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم جاوید ولد محمد ابراہیم لندن

مسل نمبر 39902 میں عالیہ جاوید زوجہ مرزا جاوید اقبال ظفر قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے طلائی زیور ساڑھے انیس تولے مالیت -/129500 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 1-7-04 سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عالیہ جاوید گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد مرزا ولد مرزا عبدلغفور مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 2 مرزا جاوید اقبال ظفر ولد مرزا عبدالغفور مرحوم جرمنی

مسل نمبر 39903 میں حامد محمود بھٹی ولد میاں خورشید احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمت بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان ایک عدد ندیم پارک قادری سٹریٹ 2 لاہور مالیت پندرہ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1600 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حامد محمود بھٹی گواہ شد نمبر 1 یاسر ناصر ولد ناصر احمد جرمنی، گواہ شد نمبر 2 عبدالغفور جرمنی

مسل نمبر 39904 میں افضال احمد بھٹی طاہر ولد میاں غلام علی قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت 1995ء ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج بتاریخ 1-7-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 1000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد افضال احمد بھٹی طاہر گواہ شد نمبر 1 یاسر ناصر ولد ناصر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 قریشی عبدالباسط جرمنی

مسل نمبر :39905 میں طاہر احمد بھٹی ولد اللہ یار خان بھٹی قوم بھٹی عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 01.07.04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 1200 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر احمد بھٹی گواہ شد نمبر 1 افضال احمد طاہر ولد میاں غلام علی جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالغفور ولد چوہدری دین محمد جرمنی

مسل نمبر 39906 میں خورشید عالم ولد محمد صادق قوم منگو جٹ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زرعی اراضی رقبہ 2 کنال چک 195/R-B ضلع فیصل آباد پلاٹ رقبہ دو مرلے قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1350 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد خورشید عالم گواہ شد نمبر 1 طاہر سعید ولد سعید احمد سعید جرمنی گواہ شد نمبر 2 کمال احمد ولد خورشید عالم

روزہ استعمال کی کیوریٹوہ ہومیو پیتھک ادویات

بہت سے لوگ ہومیو پیتھی سے پورا تعارف نہ ہونے کا باعث خود مناسب دوا تجویز نہیں کر سکتے اور ہومیو پیتھی سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔چنانچہ ہم نے محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب کے بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہومیو پیتھک نسخہ جات میں سے چند روزمرہ استعمال ہونے والی ادویات کا تعارف کروانا مناب سمجھا ہے۔ان ادوبات کی گھر میں موجودگی سے انشاء اللہ روزمرہ عوارض مثلاً بخار، کھانسی، نزلہ، زکام، بچوں کی عمومی تکالیف، پیٹ دد، دانت درد، کان درد، چوٹ اور دل کی گھبراہٹ اور بے چینی وغیرہ آپ کیلئے پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔

ادویات ملک بھر میں ہومیو سٹورز پر دستیاب ہیں مزید معلومات اور تفصیلی لٹریچر یا ادویات بذریعہ VPP منگوانے کیلئے رابطہ کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان

فون :04524-214576`211283`213156 فیکس :212299

سیکرٹریان رشتہ ناطہ کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

☆ سیکرٹریان رشتہ ناطہ اس اہلیت کے مالک ہونے چاہئیں کہ والدین ان سے آزادانہ بات کرسکیں۔لڑکوں اور لڑکیوں کی بہتری کا انہیں اتنی شدت سے احساس ہونا چاہئے کہ وہ جماعتوں میں جائیں وہاں مختلف خاندانوں کے حالات کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔اس حد تک کہ اس کام میں ان کی ذات شامل ہو جائے۔ابھی ایسا نہیں ہے لازماً ذاتی توجہ اور دلچسپی کے ساتھ انہیں شامل ہونا چاہئے۔حضرت مسیح موعود نے شروع سے یہ معاملہ اپنے ہاتھوں میں رکھا تھا اور آپ خود اس کام سے متعلق رہے۔

معلومات کا تبادلہ انتہائی رازدارانہ طور پر ہونا چاہئے۔یہ معلومات بے سوچے سمجھے محض والدین کے ذریعہ ہی تیار نہ کی جائیں بلکہ یہ معلومات ان سیکرٹریان رشتہ ناطہ کو تیار کرنا چاہئیں جن کو امیر مقرر کریں۔رشتہ ناطہ کے مسائل کی ایک لسٹ امارت لیول پر بنی چاہئے اور اس لسٹ کا تبادلہ دوسرے ممالک کے ساتھ کیا جا سکتا ہے تاکہ انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کا نظام مسائل کو حل کرنے میں مدد دے۔

(انٹرنیشنل مجلس شوریٰ منعقدہ یو۔کے مورخہ 28 جولائی 1997ء)

بقیہ صفحہ 1

بہت نقصان پہنچایا گیا۔1993ء میں آپ پر، آپ کی اہلیہ اور بچوں پر C-298 کا مقدمہ قائم کیا گیا اور ایک بیٹا چار ماہ قید بھی رہا۔پھر آپ کا سوشل بائیکاٹ بھی ہوا۔ان تمام مشکل حالات میں آپ نے استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔بعد ازاں جب آپ کے حالات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو علم ہوا تو آپ کی اجازت سے انہوں نے ربوہ میں رہائش اختیار کی۔مرحوم بہت دیندار، مخلص اور سلسلہ کا درد رکھنے والے ایک فعال کارکن تھے۔

مکرم مبارک حسین صاحب

مکرم مبارک حسین صاحب ابن مکرم امداد حسین صاحب مرحوم 6 دسمبر 2004ء کو ہارٹ اٹیک ہونے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔مرحوم حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت شیخ محمد دین صاحب کے پوتے تھے 1991ء سے دارالضیافت ربوہ میں بطور باورچی خدمت کر رہے تھے اور جلسہ سالانہ یو کے 2003ء کے موقعہ پر آپ کو یہاں لندن آکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔آپ نے پسماندگان میں پہلی بیوی سے 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا اور دوسری اہلیہ سے ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

خبریں

80 ہزار ہلاک ہولناک زلزلے اور سمندری طوفان سے مرنے والوں کی تعداد 80 ہزار سے بڑھ گئی ہے۔ہزاروں لاپتہ لاشیں گلنے سڑنے لگیں۔انڈونیشیا میں 32 ہزار۔سری لنکا میں 22 ہزار۔بھارت میں 15 ہزار تھائی لینڈ میں 1656۔میانمار میں 90 ملائیشیا میں 65 مالدیپ میں 55 اور صومالیہ میں 100۔افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوگئی ہے۔یورپی یونین کے اندازہ کے مطابق ہلاکتیں ایک لاکھ سے تجاوز کرسکتی ہیں۔متاثرہ ممالک میں ہزاروں افراد کی اجتماعی تدفین کی گئی۔ساحلوں اور سڑکوں پر مسخ لاشیں پڑی ہیں۔لاکھوں افراد زخمی ہیں۔غذائی اشیاء کی شدید قلت ہے۔پینے کے لئے صاف پانی میسر نہیں ہو رہا۔وبائی امراض پھیلنے کا خطرہ ہے۔فوری اقدامات نہ کئے گئے تو مزید ہلاکتوں کا خطرہ ہے۔

بغداد میں 35 ہلاک بغداد میں بم دھماکہ سے 7 پولیس کاروں سمیت 35۔افراد ہلاک ہو گئے۔موصل میں ایک مسجد پر ہیلی کاپٹروں سے بمباری کی گئی۔

وردی پر مذاکرات امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ وردی پر مذاکرات نہیں ہونگے۔اسلام آباد میں دھرنا دے کر اتر والیں گے۔غیر آئینی حکومت عوامی ریلے سے تبدیل کر دیں گے۔پاکستان کا ایٹمی پروگرام امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔

ضلعی انتخابات وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ضلعی انتخابات مارچ 2005ء میں غیر جماعتی بنیادوں پر کرائے جائیں گے۔یونین کونسلوں کی ہیئت ترکیبی اور ضلع و تحصیل ناظموں اور نائب ناظموں کے طریق انتخابات میں بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ان کے مطابق ناظم اور نائب ناظم آئندہ مشترکہ پینل کی بجائے الگ الگ الیکشن لڑیں گے۔ضلعی اور تحصیل نائب ناظمین کا انتخاب متعلقہ یونین کونسلوں کے ناظموں اور کونسلروں پر مشتمل انتخابی ادارے کے بجائے کونسل کے ارکان کریں گے۔یونین کونسلوں کے ارکان کی تعداد 21 سے گھٹا کر 13 کر دی گئی ہے۔

سلامتی کونسل کی رکنیت بھارتی وزیر خارجہ نٹور سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں رکنیت ویٹو پاور کے بغیر نہیں چاہتا،اس سلسلہ میں جاپان جرمنی اور برازیل کی حمایت حاصل ہے،متحدہ عرب امارات نے بھی سلامتی کونسل میں بھارتی مستقل رکنیت کی حمایت کر دی ہے۔

بین الصوبائی کانفرنس کے اہم فیصلے لاہور میں ہونے والی امن وامان کی دو روزہ بین الصوبائی کانفرنس کے دوران پی ٹی سی ایل اور موبائل ٹیلی فون کنکشن کے لئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اور نادرا کی آن لائن تصدیق لازمی قرار دینے۔چاروں صوبوں میں غیر ملکیوں کی حفاظت کیلئے سیکورٹی فورسز قائم کرنے اور مرکز کے بعد صوبوں میں نیشنل کرائسس مینجمنٹ سیل کے دفاتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مکرم رضوان احمد صاحب

مکرم رضوان احمد صاحب (ابن عبدالبصیر صاحب آف سرگودھا) 8 دسمبر 2004ء کو عین جوانی میں 26 سال کی عمر پاکر وفات پاگئے ہیں۔آپ محترم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے پوتے تھے۔مرحوم نمازوں کی پابندی کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود ان کا نگہبان ہو۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔دسمبر 2004ء

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:08
وقت عصر	3:41
غروب آفتاب	5:12
وقت عشاء	6:40

ربوہ گرد ونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی تکی، ریلوے روڈ، ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

جب معاملہ ہو "نمبر ون ڈش" کا تو فیصلہ کریں صرف منان آئسکریم کا
گولبازار ربوہ فون: 213214

ضرورت بلڈنگ برائے سکول
الصادق اکیڈمی کو اپنے ہائی سکول کیلئے اقصیٰ چوک کے گرد وپیش کے محلوں میں ایک بلڈنگ کی ضرورت ہے
انوسٹمنٹ کے خواہش مند حضرات رابطہ کریں
معقول کرایہ دیا جائے گا۔مزید معلومات کیلئے
رابطہ مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون: 214434

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ورائٹی: بخارا، اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائی، کولکشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
احمد مقبول کارپٹس
12۔نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L 29

برائے فروخت
پجارو ماڈل 1993 بہترین حالت میں صرف 102000 کلومیٹر چلی ہوئی برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 212895 ربوہ

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے
2 کمروں پر مشتمل سوئی گیس، بجلی، میٹھا پانی ٹیلی فون کی سہولیات سے آراستہ ہے۔
رابطہ: مکان نمبر 27/1 دارالفضل غربی۔ربوہ فون: 212106

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

کلینک ڈاکٹر فہمیدہ منیر
چوبیس گھنٹے سروس
(1) دارالصدر جنوبی ربوہ فون نمبر: 214783
صبح 9 بجے تا 2 بجے دوپہر۔شام 5 بجے تا 8 بجے
یہاں وقف نو بچوں کا معائنہ مفت کیا جاتا ہے
(2) دارالیمن 15/12 ربوہ ایمرجنسی مریضوں کیلئے رات 9 بجے تا صبح 8 بجے۔فون: 212426